© rasailojaraid.com

قیدیوں کی رہائی تھی اور بس مذاکرات یوں بھی ناکام تھے کہ اکثر افغان نمائندگان روس نہیں گئے جو گئے وہ بھی الٹے چلے آئے کہ در کعبہ وا نہ ہوا۔ ہم تو روز اول سے یہ لکھتے چلے آئے ہیں کہ امریکی اور روسی پالیسیاں صرف اسی لئے وضع کی جاتی ہیں کہ پوری دنیا میں مسلمان بہر نوع ان کے تابع اور دست نگر رہیں۔ امداد دی جاتی ہے تو مقصد یہی ہوتا ہے، اور امداد روک دی جاتی ہے تو مقصدیت یہی ہوتی ہے، جنگ ہوتی ہے تو اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ مسلمان اسلامی قوت کے طور پر نہ ابھریں۔ جنگ بندی ہوتی ہے تو اس مشن کی تکمیل کے بعد کہ علاقہ میں بیلنس آف پاور رہے اور ترقی پذیر مسلم قوتیں ترقی یافتہ نہ کہلا سکیں بلکہ انھی ترقی پذیری کے مرحلوں میں کشکول گدائی لئے ان کی طرف تک تک دیکھا کریں افغان رہنماؤں کو ہمارا پر خلوص مشورہ یہ ہے کہ آپ کیلئے آزادیٔ افغانستان اور دینی حکومت کے قیام و بقاء کا ایک ہی راستہ ہے جہاد جہاد اور جہاد!

علاج فتنہ و فساد　　　　الجہاد و الجہاد

جہاد افغانستان کے رک جانے کا سب سے برا اثر پاکستان پر پڑیگا اس لئے بھی اس جہاد کا جاری رکھنا بہت ضروری ہے جبکہ پاکستان میں ایسے فسر پسند پہلے ہی یہ کہتے نہیں تھکتے کہ یہ بنیاد پرستوں کی شورش ہے بھائی بھائی کو مار رہا ہے۔ اس جہاد کا جاری رہنا اس لئے بھی بہت ضروری ہے کہ ضیاء الحق مرحوم اور ان کے ۲۷ شہید ساتھیوں کو بھی اس مقدس مشن کیلئے پاکستان قربان کر چکا ہے۔

پاکستان میں غیر ملکیوں کا اغواء

گزشتہ دنوں نیلی آنکھوں والی اور مردانہ لباس والی ایک جرمن خاتون کو شمالی علاقوں میں اغوا کر لیا گیا اس سے پہلے جاپانی و چینی مردوں کو جنوبی علاقہ میں اغواء کیا گیا تھا۔ پاکستان کی بدنامی و رسوائی کا یہ داغ کبھی نہ دھل سکے گا اور نہ ہی ان ترقی یافتہ ممالک سے تعلقات بڑھ سکیں گے فروغ سرمایہ کاری کا راستہ مسدود ہونے کا خدشہ بھی بڑھے گا اور غیر ملکی سیاح، سرمایہ کار، سائنسی و اقتصادی ماہرین کے باہمی تعاون کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کے نام پر ادھم مچانے والے غیر تربیت یافتہ سیاسی سٹریٹ کار کن جو اپنے سوا کسی کو حکومت کا اہل نہیں سمجھتے یہ ان کی کارروائی ہو سکتی ہے حکومت کو ایسے عاقبت نااندیش افراد اور ان علاقوں کی انتظامیہ پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیئے اور ایسے ناہنجار افراد کو عبرتناک سزا دینی چاہیئے۔

اس طرح پاکستان کے باسی وڈیروں کے ناہموار فرزند شوقیہ ڈاکہ زنی کرتے کاریں موٹر سائیکل اور پرس چھینتے لڑکیوں کو پریشان کرتے اور ان کی عصمت لوٹتے ہیں، پکڑے جاتے ہیں تو پولیس افسروں کو دھمکیاں دیتے ہیں کہ ہم فلاں افسر کے "فرزند ارجمند" ہیں۔ تھانوں سے گھروں میں فون کرتے ہیں نتیجتاً بڑے، یا فون پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے یا "اردلی" بھیج کر اپنے "نونہالوں" کو گھر لیجاتے ہیں آخر کب تک یہ "بڑے" اپنے بگٹٹ اور منہ زور گھوڑوں کو لگام نہیں دیں گے؟ ان قلم پیشہ بڑوں کو شرم آنی چاہیئے کہ یہ اپنے عہدوں سے سراسر ناجائز فائدہ اٹھا کر امت کی پریشانیوں میں اضافہ کرتے اور ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے بے لگام گھوڑوں کو لگام دیں اور کھونٹے سے باندھ رکھیں!

ہمارے ڈاکٹرز

ہمارے ملک میں بے چینی، بے حسی اور افسرانہ مزاج کچھ لازم و ملزوم سے ہو گئے ہیں پرائیویٹ کلینکس ہوں یا ہسپتال (استثناء کیساتھ) ڈاکٹروں کا رویہ مریضوں کیساتھ خصوصاً بے آسرا، مریضوں کے ساتھ وہ ہوتا ہے جو یورپ میں کتوں کیساتھ بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے ڈاکٹروں میں ہمدردی، محبت، اخلاص، نرمی، مروت، حسن سلوک جیسی اعلیٰ صفات کا پایا جانا اشد

© rasailojaraid.com